مصداق اس وابستگی کو تادمِ آخر نبھایا۔طلبہ پر بہت شفیق تھے،اکابر کے مزاج ومسلک پر کاربند تھے۔تدریس کے علاوہ وقتاً فوقتاً آپ کی تحریریں بھی سامنے آتی رہتی تھیں،جن میں دورِ حاضر کے فتنوں کے تعاقب کے ساتھ ساتھ دینی تصلب کی جھلک بہت نمایاں ہوتی تھی۔ ماہنامہ وفاق المدارس کے گزشتہ دوشماروں میں آپ کا یادگار تفصیلی انٹرویو شائع ہوا تھا،جس میں نہ صرف آپ کی حیاۃ وخدمات کے کئی گوشے سامنے آئے بلکہ فکر ونظر کے دریچے بھی وَا ہوئے۔اس انٹرویو کو بھی بہت سراہا گیا۔آپ مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے بانی رکن اور سابق امیر،حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کے داماد تھے۔آپ کے پس ماندگان میں چھ صاحبزادے اور تین صاحب زادیاں ہیں،ان کے علاوہ آپ کے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد ہیں جو آپ کی وفات پر دل گرفتہ ہیں۔آپ کی نماز جنازہ قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں ادا کی گئی۔جس میں کم وبیش دو لاکھ افراد نے شرکت کی۔بعدازاں منظور آباد کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی،اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو منور فرمائے۔آمین۔

اہلیہ محترمہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ:

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۱ فروری ۲۰۱۶ اتوار کی شام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی صاحبزادی اور وفاق المدارس العربیہ کے سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔دینی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ سے حاصل کی تھی۔نہایت نیک،صالحہ،زاہدہ،عابدہ خاتون تھیں۔آپ نے خواتین کی دینی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔بچیوں کے متعدد دینی مدارس آپ کی سرپرستی میں چل رہے تھے۔وفاق المدارس کے شعبہ بنات کی مسئول بھی رہیں۔۱۹۹۱ء میں آپ کے شوہر گرامی حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے انتقال کے بعد نہایت صبر وعزیمت سے گھر کو سنبھالا اور اپنے بچوں کی پرورش کی۔پس ماندگان میں آپ نے ۴ بیٹے اور ۵ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔آپ کی نماز جنازہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں رئیس الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔جنازے میں عامۃ الناس کے علاوہ کراچی کے جید علماء کرام نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں برسائے،آمین۔

> آپ کے امتحان کا زمانہ ہے،آپ امتحان کی تیاریوں میں مصروف ہیں......ذرا سی گردن جھکایئے،گریبان میں منہ ڈالیے اور سوچیے کہ کیا ہم نے اس آخرت کے امتحان کے لیے کوئی تیاری کی ہے؟ دنیاوی امتحان کے لیے رات بھر جاگتے ہیں،لیکن جو اصل امتحان آنے والا ہے کیا اس کے لیے ایک رات بھی قربان کی؟
>
> (طلبہ سے خطاب:حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ)